بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۳

اقرأ

پرویزی فرقہ منکرِ حدیث کو

دعوتِ مناظرہ

تحریر: اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

محمد جہانگیر نقشبندی

لعاون، مکتبۂ غوثیہ سبزی منڈی نزد پولیس چوکی
فرقان آباد کراچی نمبر ۵

فون: 4943368 - 429946

تحریر : مولانا جہانگیر نقشبندی

باہتمام : حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالحلیم ہزاروی

ناشر : مکتبہ غوثیہ

ہدیہ : 8 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مکتبہ غوثیہ

مکتبۂ غوثیہ کراچی اہلسنت و جماعت کا خالصتاً دینی ادارہ ہے جس کا مقصد علمائے اہلسنت کا لٹریچر عوام اہلسنت تک پہنچانا ہے اور عوام الناس کو علمائے اہلسنت کی کتب سے متعارف کروانا ہے۔ الحمدُ للہ مکتبۂ غوثیہ تقریباً ۲ سال سے علمائے اہلسنت کا لٹریچر شائع کر رہا ہے اور خصوصاً مسلک اہلسنت کے خلاف لکھی جانے والی ہر کتاب کا (رد) (جواب) علمائے اہلسنت کے تعاون سے شائع کر رہا ہے۔ الحمدُ للہ مکتبۂ غوثیہ علمائے اہلسنت کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ مکتبۂ غوثیہ سے آپ علمائے اہلسنت کی کتب، کنزالایمان شریف، تقاریر، نعت، تلاوت، اور درس نظامی کی کتب اور کیسٹیں بھی بارعایت خرید سکتے ہیں، لہٰذا علمائے کرام، مشائخ اسلام عوام اہلسنت اور خصوصاً مدارس اہلسنت سے گذارش ہے کہ مکتبہ کے ساتھ تعاون فرمائیں اور کچھ وقت نکال کر مکتبہ کا مشاہدہ فرمائیں اور اپنی قیمتی آراء سے ہمیں نوازتے رہیں

خادم: دارالعلوم غوثیہ
ومکتبہ غوثیہ

محمد قاسم قادری ہزاروی

حضرات محترم دو تین علاقوں سے کراچی کے چند دوستوں کی فرمائش
تھی کہ منکر حدیث کے پیٹے بھی کوئی کتاب ہوتا کہ جو بھی مسلمانوں کو پریشان
کرے اس کو یہ کتاب دے کر کہا جائے کہ جاؤ ہمت ہے تو تحریری جواب دو۔
اور جس دوست کو یہ پرویزی فرقہ منکرِ حدیث کوئی بھی تحریری جواب دیدے
تو وہ فوراً فقیر کو پرچہ پہنچا دو تاکہ منہ توڑ جواب دیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس کتاب کے جواب سے منکر بھاگ جائیں گے انشاء اللہ

حضراتِ محترم اسلام کے دشمنوں کی مختلف صورتیں ہیں جن میں یہ ایک
ہیں جیسے قرآن کے دشمن بھی دنیا میں موجود ہیں اس طرح حدیث کے دشمن
بھی موجود ہیں، جس طرح قرآن کا دشمن اور منکر یہ اعلان تو نہیں کرتا کہ وہ
منکر ہے مگر جب وہ اعتراض کرتا ہے تو اصل حقیقت کھل جاتی ہے اسی طرح
حدیث کا منکر بھی یہ نہیں کہتا کہ میں حدیث کا منکر ہوں مگر جب احادیث
پر اعتراض کرتے ہیں تو حقیقت کا پتہ لگ جاتا ہے کیوں کہ، دیکھنے وا
بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

اب دیکھیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن پر عمل کا دعویٰ کرنے والے کو
پہلی سزا تو یہی ملی کہ وہ قرآن کا منکر بھی ہو گیا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

ہم آگے چل کر عرض کریں گے کہ حدیث کا منکر قرآن کا منکر کیسے ہو گیا
حضرات باطل فرقوں کی تمام نشانیاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے عطائی علمِ غیب سے ارشاد فرما دیں تھیں بلکہ احادیث میں ایسے
کو جہنمی اور جہنم میں کس ٹھکانے پر ہوں گے وہ بھی بتا دیا۔

مگر ان باطن فرقوں نے شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماننے کے بجائے توبہ کرنے کے بجائے دشمنی کرنا بہتر سمجھا اور اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا۔ اس طرح احادیث کے دشمن کئی قسم کے ہیں، کچھ وہ ہیں جو اچھی خاصی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

اور بعض وہ ہیں جو آدھی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور آدھی چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو حدیث کا انکار کسی طرح نہیں کرتے مگر اس کا معنیٰ بدل لیتے ہیں اور زبردستی اپنا مطلب پورا کرنے کے لیئے جو مفہوم حدیث میں نہیں ہوتا وہ اپنی رائے سے داخل کر لیتے ہیں۔

لہٰذا یہ چند قسمیں منکرِ حدیث کی ہے، اب چونکہ ہمارا موضوع پرویزی فرقہ منکرِ حدیث سے ہے ان کے متعلق ہی عرض کرنا ہے۔ باقی منکروں کے لیئے الگ کتاب میں تفصیل عرض کریں گے۔ انشاء اللہ

چنانچہ دعوت مناظرہ کے لیئے ہم چند شرائط تحریر کرتے ہیں تاکہ جو بھی تحریری بات کرے ذمے داری سے اور خوب سوچ سمجھ کر آئے۔

نمبر ۱۔ پہلی شرائط یہ کہ جو دعویٰ ہے وہ لکھ کر دے اور دستخط فرور کرے۔

نمبر ۲۔ اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا تو اعلانیہ تحریری توبہ کریگا۔

نمبر ۳۔ ہم کچھ وضاحت طلب سوالات کریں گے تحریری جس کا جواب تحریری دینا ہوگا تاکہ بعد میں فریقین کے کام آئے۔

نمبر ۴۔ پرویزی منکرِ حدیث کے اور لوگ بھی دستخط کر دیں تاکہ سب کو توبہ کی توفیق ہو جائے۔ انشاء اللہ

نمبر ۶۔ قرآنِ کریم سے مسائل بیان کرنے کے کچھ اصول ہیں وہ بھی لکھیں

نمبر ۷۔ جو شرائط طے کرے گا وہ ہی مناظرہ کریگا۔

نمبر ۸۔ تمام شرائط تحریری ہونگے دونوں طرف سے دستخط کے ساتھ۔

نمبر۹. جگہ کا انتظام ہماری طرف سے ہوگا۔
نمبر۱۰. فریقین میں سے جو بھی مقررہ وقت پر نہ آیا تو تحریری توبہ اور تمام خرچے کا ذمہ دار ہوگا۔
نمبر۱۱. تمام شرائط تحریری کرنے کے بعد اگر سامنے نہیں آتے تو تحریری مناظرہ کرنا ہوگا ورنہ توبہ کر کے تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنا۔ اگر مخالف شادی شدہ ہے تو ورنہ تجدیدِ ایمان کرنا ہوگا۔
نمبر۱۲. ہماری طرف سے یہ ابتدائی شرائط ہیں باقی جو بات کریگا تحریری اس کے لیے دیگر شرائط بھی پیش کریں گے۔

یہ چند شرائط دعوتِ مناظرہ کے ہیں اب دیکھتے ہیں کس میں جرأت ہے ہمت ہے حوصلہ ہے اور کتنا علم ہے عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنے والوں آؤ مردِ میدان بنو۔ اور ہم سے بات کرو جو تمہاری حقیقت جانتے ہیں کہ تم کتنا علم رکھتے ہو۔

قرآن کو سمجھنے اور عمل کرنے کا نام نہاد دعویٰ کرنے والوں تم یہ بھول گئے کہ اس قرآن کو پڑھنے والے گمراہ بھی ہیں اور ہدایت یافتہ بھی ہیں۔ اور گمراہ تمہارے جیسے ہیں جو قرآن والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہدایت یافتہ وہ ہیں جن کے دل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

ارے جاہلوں، قرآن پڑھنے کے لیئے تو روشنی صرف روشنی چاہیئے۔ اور قرآن سمجھنے کے لیئے سراجاً منیرا سے تعلق چاہیئے۔ اور وہ تمہارے پاس ہے ہی نہیں۔

قرآن میں علوم کے سمندر ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔ قرآن کے خزانے نکالنے کے لیئے قرآن والے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا چاہیئے ورنہ

گمراہی مقدر میں ہو گی۔ جس طرح دنیا کے سمندر وہ چھلانگ لگا سکتا ہے جو تیرنا جانتا ہو۔ ورنہ موت یقینی ہے۔ آزما کر دیکھ لو۔

اس طرح قرآن کے علوم کے سمندر سے خزانے نکالنے کے لیئے بھی وسیلہ چاہیئے۔

اور وہ وسیلہ اعظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اگر تو یہ کہے کہ میں عقل سے قرآن سمجھ لوں گا۔ تو سُن لے عقل کو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر قربان کر دے۔ تجھے عقل آجائے گی اور قرآن سمجھ لے گا۔ ورنہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

اگر تو یہ کہے کہ قرآن میں عقل مند کو غور و فکر کی دعوت ہے۔ اور عقل استعمال کرنے کا حکم ہے۔

تو سُن لے ایسا حکم دو قسم والوں کے لیئے ہے نمبر ا، ایمان والوں کو، نمبر ۲، کفار کو۔ اب ایمان نام ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دل و جان سے قبول کرنا۔ یہ تمہارے پاس نہیں۔

اب نمبر ۲، کفار کے لیئے ہے کہ سوچو غور کرو اور ایمان لے آؤ۔

جواب ؛ دو تم کس عقل والوں میں ہو ؟۔

ظالموں اب بھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے باز آجاؤ

اب وہ بات بھی عرض کرتے ہیں کہ حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے۔ دیکھو قرآنِ کریم نازل ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کی پہلی وحی غارِ حرا میں نازل ہوئی۔

اب ابتداءِ وحی میں پہلی آیت جو نازل ہوئی اس کا ثبوت قرآن سے دکھاؤ ؟ کہ یہ وحی غارِ حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام

لے کر آئے؟

تمام منکرِ حدیث زندہ یا مُردہ کوئی بھی ثبوت قرآن سے نہیں دکھا سکتا۔ اس لیئے کہ اس پہلی وحی قرآن کے نازل ہونے کا ثبوت حدیث میں ہے اور تم حدیث مانتے نہیں۔ لہٰذا منکرِ حدیث کے ساتھ منکرِ قرآن بھی ہوئے۔

فقیر کے سامنے جتنے بھی منکر آئے کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ آج بھی اور قیامت تک اس کا جواب کسی منکرِ حدیث کے پاس نہیں۔

حضراتِ محترم اب وہ مناظرانہ گفتگو جو فقیر کی منکرِ حدیث سے ہوئیں اس کی رُوداد پیش کرتے ہیں۔

سُنی:۔ جناب تم لوگ حدیث کے منکر ہو شرم نہیں آتی تم کو۔

پرویزی:۔ نہیں بھائی ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی:۔ اچھا صحاح ستہ کی حدیث مانتے ہو۔

پرویزی:۔ ہم وہ حدیث مانتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہو۔

سُنی:۔ واہ بھئی واہ آخر وہ حدیث کسی کتاب میں ہو گی اس کا نام بتادو۔

پرویزی:۔ بتایا ہے کہ جو قرآن کے مطابق ہے وہ مانتے ہیں۔

سُنی:۔ جب صحاح ستہ، بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ نسائی شریف کو نہیں مانتے تو تو اور وہ کونسی کتاب میں ہے۔

پرویزی:۔ بس جو قرآن کے مطابق ہے وہ حدیث ہے۔

سُنی:۔ اچھا ایک حدیث تو پڑھو تاکہ ہم دیکھیں وہ کونسی کتاب میں ہے۔

پرویزی: اصل میں بات یہ ہے کہ لوگوں کے ذریعہ جو حدیث ہم تک آئی ہیں۔ ان کا اعتبار اور بھروسہ نہیں۔

سُنی:۔ پھر تو قرآن بھی لوگوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس کا بھی انکار کردو اگر صحابۂ کرام کو ہٹادو تو بتاؤ قرآن ہم تک کس نے پہنچایا؟

پرویزی:۔ نہیں بات یہ ہے کہ قرآن ہمارے لیئے کافی ہے۔

سُنی:۔ اچھا وہ ایک حدیث تو پڑھیں تاکہ حدیث ماننے کا دعویٰ سچا ہوجائے۔

پرویزی:۔ جب سب کچھ قرآن میں ہے تو کافی ہے ہمارے لیئے۔

سُنی:۔ معلوم ہوا تم منکرِ حدیث ہو جھوٹ بولتے ہو کہ ہم حدیث مانتے ہیں۔

پرویزی:۔ نہیں ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی:۔ تمہارے پرویز نے حدیث کا انکار کیا بلکہ مذاق اُڑایا ہے حدیث کا۔

پرویزی:۔ نہیں یہ غلط ہے کوئی مذاق نہیں اُڑایا ہے حدیث کا۔

سُنی:۔ جھوٹ بولتے ہو پرویز گستاخ نے مذاق اُڑایا ہے اگر تم تحریر کردو تو ابھی پرویز کی کتاب مقامِ حدیث سے دِکھادوں تم توبہ کرلینا۔

پرویزی:۔ چلو چھوڑو تم ہم سے قرآن کی بات کرو۔

سُنی:۔ ابھی سے اپنے دجّال پرویز کو چھوڑ دیا۔ سُبحان اللہ چلو تمہاری یہ حسرت بھی پوری کردیتے ہیں۔ قرآن میں فجر کی نماز کا حکم ہے۔

پرویزی:۔ جی ہاں موجود ہے۔

سُنی :۔ بتاؤ نماز کیسے پڑھیں کتنی رکعت فرض ہے اور کتنی سُنت ہے

پرویزی :۔ بھئی نماز میں قیام رکوع سجود قعود سلام ہے اور کیا ہے۔

سُنی :۔ یار ہاتھ کہاں باندھیں آگے یا پیچھے۔

پرویزی :۔ اصل میں عبادت کا حکم ہے جیسے چاہو کرلو۔

سُنی :۔ جیسے چاہو کرلو یہ کون سی آیت میں حکم ہے۔

پرویزی :۔ اچھا یہ میں اپنے بڑے سے پوچھوں گا۔

سُنی :۔ اس سے یہ بھی پوچھنا کہ روزہ حج زکوٰۃ کی تفصیل کہاں ہے۔

پرویزی :۔ اس کے علاوہ اور کچھ پوچھنا ہے تو بتاؤ۔

سُنی :۔ پھر تم کہہ دوگے کہ اپنے بڑے سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

پرویزی :۔ ہاں جو آتا ہے بتا دیں گے ورنہ پوچھ لیں گے۔

سُنی :۔ یعنی تم تھوڑے جاہل ہو اور تھوڑا علم رکھتے ہو۔

پرویزی :۔ بس یہی سمجھ لو جناب۔

سُنی :۔ ایسا کرو مجھے اپنے بڑے کے پاس لے چلو تاکہ وہ بہانہ نہ کرسکے

پرویزی :۔ اس کے لیئے میں ان سے پوچھوں گا۔

سُنی :۔ ضرور پوچھو اور اگر وہ سامنے نہیں آسکتے تو تحریری بات کرلیں

پرویزی :۔ اچھا میں دو تین روز میں آؤں گا۔ اور بتاؤں گا۔

سُنی :۔ ٹھیک ہے پھر تین دن بعد ملاقات ہوئی تو ہم نے پوچھا۔

ہاں بھئی وقت مِل گیا کب چلنا ہے۔

پرویزی :۔ وہ تحریری بات کریں گے آپ تحریر لکھ دو۔

سُنی :۔ کیوں وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

پرویزی :۔ اصل میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

سُنی :۔ قرآن کی باتیں کرنے میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور گمراہ

کرنے کے لیئے وقت ضائع نہیں ہوتا۔

پرویزی:۔ اگر تحریری بات کرنی ہے تو لکھ دو ورنہ چھوڑ دو۔

سُنی:۔ ہم نے چند سوالات لکھ کر دیئے۔ مگر نہ وہ صاحب آئے اور نہ جواب آیا۔ آج تقریباً پانچ سال ہو گئے وہ صاحب غائب ہیں۔

حضراتِ محترم وہ سوالات ہم مناظرہ کی شرائط میں لکھیں گے۔ اگر کسی منکرِ حدیث نے ہمت کی تو۔

اب دوسرے منکرِ حدیث سے مناظرانہ گفتگو کی رُو داد۔

پرویزی:۔ بس جناب قرآن میں سب کچھ ہے جو کافی ہے۔

سُنی:۔ تم بھی حدیث نہیں مانتے منکر ہو۔

پرویزی:۔ نہیں ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی:۔ کون کون سی حدیث مانتے ہیں۔

پرویزی:۔ جو قرآن کے مطابق ہو۔

سُنی:۔ کیا حدیث قرآن کے مخالف بھی ہے۔

پرویزی:۔ بے شمار حدیث قرآن کے مخالف ہیں۔

سُنی:۔ اچھا پھر کچھ تحریر کر دیں اور ایک موضوع پر بات کریں۔

پرویزی:۔ تحریری نہیں زبانی بات کرو۔

سُنی:۔ کیوں تحریر سے تم گھبراتے ہو۔

پرویزی:۔ بھئی میں زبانی بات کر سکتا ہوں۔

سُنی:۔ جناب زبان بدل جاتی ہے تحریر نہیں بدلتی۔

پرویزی:۔ بس زبانی بات کروں گا ورنہ

سُنی:۔ اچھا چلو زبانی ہی کر لو۔

پرویزی:۔ بس قرآن ہمارے لیئے کافی ہے۔

سُنی :۔ اور احادیث کی ضرورت نہیں۔

پرویزی :۔ قرآن حدیث کا محتاج نہیں جو اسکی بات کریں۔

سُنی :۔ ہم نے کب کہا محتاج ہے بلکہ ہم محتاج ہیں قرآن کو سمجھنے کے لیئے حدیث کے۔

پرویزی :۔ تم لوگ بے وقوف ہو۔

سُنی :۔ اچھا غیر اخلاقی گفتگو بھی کرتے ہیں آپ۔

پرویزی :۔ ٹھیک ہے اَب نہیں کرونگا۔

سُنی :۔ اچھا نزولِ قرآن کی ابتداء کہاں سے ہوئی آیت پڑھیں۔

پرویزی :۔ بھئی آج قرآن جیسے ہے ویسے ہی ابتداء ہوئی۔

سُنی :۔ دنیا میں بچہ بچہ اور تمام عقل مند یہ بتا دیں کہ اقراء سے نزولِ قرآن کی حدیث ہے۔

پرویزی :۔ پہلے اور آخر کو چھوڑو بس پورا قرآن یہی ہے جو موجود ہے۔

سُنی :۔ بھئی تو آپ بتائیں کہ پہلی وحی کی آیت یہ ہے قرآن میں لکھا ہے۔

پرویزی :۔ یار اس کو چھوڑو دیکھو واقعہ معراج میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی حدیث قرآن کے خلاف ہے۔

سُنی :۔ آپ کا مطلب ہے کہ دنیا میں اللہ کا دیدار نہیں ہو سکتا۔

پرویزی :۔ جی ہاں یہی مطلب ہے۔

سُنی :۔ تو پھر معراج میں تو دنیا ہی اور تھی نہ زمانہ نہ مکان نہ وقت تھا۔

پرویزی :۔ پھر بھی دنیا تو تھی اور دیدارِ الٰہی ناممکن۔

سُنی :۔ اگر دیدارِ الٰہی ناممکن تو اس کا سوال کرنا تمنا کرنا بھی قرآن

کے خلاف ہے ؟

پرویزی:۔ جی ہاں بالکل قرآن کے خلاف ہے ۔

سُنی :۔ تو پھر سنو کہ قرآن میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنّا بھی کیا اگر دیدارِ الٰہی ناممکن تھا تو یہ تمنا کیوں ؟ تمہارا یہ کہنا کہ قرآن کے خلاف ہے ۔ یہ جھوٹ ہے ۔ جھوٹ سے توبہ کرو ۔ اور قرآن میں ہے جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں کہ اللہ نے دیدار کرایا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام برداشت نہ کر سکے اور بیہوش ہو گئے ۔ ثابت ہوا دیدارِ الٰہی ممکن ہے مگر دیکھنے کی طاقت ہونی چاہیئے ۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی

آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

پرویزی :۔ تھوڑی دیر کے لیئے خاموش ہو گیا ۔

سُنی :۔ ہاں بھئی جواب دو یا توبہ کرو ۔ اب تو دیدارِ الٰہی کی احادیث قرآن کے خلاف نہیں بلکہ مطابق ہیں ۔

اور یاد رکھو کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو دیدارِ خاص ہے اور جنت میں سب کو عام ہوگا ۔

پرویزی :۔ اچھا میں اپنے بڑے سے پوچھ کر بتاؤں گا ۔

سُنی :۔ اچھا اپنے جھوٹ سے توبہ تو کریں جناب ۔

پرویزی :۔ میں نے جھوٹ نہیں بولا میں تحقیق کروں گا ۔

سُنی :۔ حیرت ہے جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہیں شرم کریں ۔

پرویزی :۔ جاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ۔

سُنی :۔ بھئی زبردستی نہیں آپکی اجازت سے آیا ہوں اگر بات نہیں

کرتے تو نہ کرو۔

پرویزی:۔ اچھا خدا حافظ۔

حضراتِ محترم اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث کے منکر ہونے کے ساتھ قرآن کے بھی منکر ہیں۔

اس لیئے ہم تحریر کراتے ہیں تاکہ بعد میں ان کے منہ پر ماردیں کیوں کے باطل فرقے جھوٹ بولے بغیر بات کرہی نہیں سکتے۔

ظالموں یادرکھو قرآن وحدیث کا مذاق بنانے والوں دُنیا میں تم منہ دکھانے کے قابل ہی نہیں رہو گے۔

اور قبر وحشر میں دردناک عذاب تیار ہے۔

یہ کہنے والوں کہ قرآن کافی ہے حدیث کی ضرورت نہیں۔

تو بتاؤ ان اعمال کو قرآن سے نکال کر بتاؤ۔

نمبر۱، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، میں کتنی رکعات پڑھیں۔

نمبر۲، ان نمازوں کی ابتداء اور انتہا کا وقت کیا ہے۔

نمبر۳، طہارت وضو غسل اور تیمم کا طریقہ اور کتنے فرض وسُنت ہیں۔؟

نمبر۴، ایک منکرِ حدیث مرجائے تو کہاں سے کس طریقے سے غسل دیں۔

نمبر۵، اور اسکو کفن کتنا دیں قبر کیسے کھودیں اور کتنی ہو۔

نمبر۶، جنازے میں دس آدمی ہیں نیت کیا کریں صف کیسے بنائیں۔

نمبر۷، حروفِ مقطعات اور آیات متشابہات پر کیسے عمل کریں۔

نمبر۸، جس منکرِ حدیث کا جمعہ رہ گیا اب وہ کیا پڑھے۔

نمبر۹، آیاتِ ناسخ اور منسوخ مؤخر یا مقدم ہے کیسے پتہ کریں۔

نمبر۱۰، یہ آیات مکّی ہیں اور یہ مدنی ہیں کہاں لکھا ہے قرآن میں۔

نمبر۱۱، تمام سورتوں کے نام اور آیات کی تعداد کہاں لکھیں ہیں۔

نمبر۱۲، سجدہ تلاوت کتنے ہیں اور طریقہ کیا ہے۔

نمبر۱۳، ایک لفظ کے دس معنی ہیں کون سے معنی پر عمل کریں گے۔

نمبر۱۴، قرآن میں ایک مسئلہ کے دو حکم ہیں کون سا چھوڑیں اور کس پر عمل کریں گے؟

نمبر۱۵، عیدین میں کتنی رکعات پڑھیں اور نیت کیسے کریں۔

نمبر۱۶، نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں سینے پر ناف پر گردن پر یا پیچھے؟

نمبر۱۷، صحابۂ کرام نے قرآن کس کس چیز پر لکھا تھا۔

نمبر۱۸، کس صحابہ نے جمع قرآن کے وقت کون سی سورۃ پڑھی؟

نمبر۱۹، کون سی سورۃ کس کس صحابی کے لیے نازل ہوئی۔

نمبر۲۰، اللہ تعالیٰ کی اطاعت صبح اٹھتے ہی کس طرح کریں۔

نمبر۲۱، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ح کر

ہے بغیر حدیث کے کیسے کریں۔
نمبر۲۲۔ مسجد میں اذان کن الفاظ سے دیں وہ بتا دیں۔
نمبر۲۳۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھیں۔
نمبر۲۴۔ مسجد میں جوتے اُتار کر جانے کا حکم کہاں ہے۔

حضرات یہ چوبیس۲۴ سوالات کے جوابات منکرِ حدیث پرویزی فرقہ سے ہم مطلوب ہیں وہ قرآن سے جواب دیں۔ چاہے اقتضاء النص ہو۔ دلالۃ النص ہو یا اشارۃ النص سے ہو جو کہ ضابطۂ قرآن سے ہیں۔

اَب دیکھتے ہیں کہ صرف قرآن کا دعویٰ کرنے والے کیسے جواب دیتے ہیں اور کب تک دیتے ہیں۔ غالباً پچیس سوال کو ایک دن میں ایک بھی جواب ڈھونڈیں تو پچیس دن کافی ہیں۔ چلو ایک مہینے میں جواب دیدو۔

ورنہ سوچو کہ یہ اعمال اور عبادت معاملات اگر قرآن سے نہ دکھا سکو۔ تو شرم کرو ڈوب کے مرجاؤ صرف قرآن کافی ہے کا دعویٰ کرنے والوں شرم کرو۔

وَرنہ سُنو اگر تم جواب نہ دے سکو۔ تو ہم سے فرمائش کرو۔

اور تحریر کردو کہ اگر ہم تم کو ان تمام سوالات کا جواب قرآن کریم سے دکھا دیں تو تم توبہ کرلوگے۔

تحریر کردو، ہم دکھانے کے لیۓ تیار ہیں۔!

اور یہ دعویٰ ہم نے صرف اس لیۓ کیا ہے کہ قرآن وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں قرآن والے پیارے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور وجہ صرف یہی ہے کہ ان سوالات کے جوابات قرآن سے نکالنے کے لیے احادیث کو ذریعہ بنایا ہے تو قرآن بھی اور اس کے علوم بھی سمجھ میں آگئے۔

لہٰذا مسلمانوں جہاں بھی یہ منکرِ حدیث مِل جائیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔

اور جیسے ہی کوئی جواب دے فقیر کے پتہ پر رابطہ کریں۔

مدینہ مسجد عبداللہ ہارُون روڈ صدر کراچی۔

مکتبۂ غوثیہ کی مطبوعات

(۱) قہرِ خداوندی بر دھماکہ دیوبندی —— (۲) الفتنۃ الشنیعہ

(۳) حق کی تلاش —— (۴) منزل کی تلاش

(۵) زلف و زنجیر —— (۶) جنتی زیور

(۷) امام حرم اور ہم —— (۸) دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

(۹) رحمانی قاعدہ —— (۱۰) بلّی کے خواب میں چھچھڑے

مکتبۂ غوثیہ سبزی منڈی نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد کراچی نمبر ۵

فون 4943368-429946